دعوتِ اسلامی کے شب و روز

## فیضانِ اِبنِ اُمِّ مکتوم

(قسط:03)

# نابینا افراد کے شرعی احکام

(سوالاً جواباً)

پیشکش:
المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی)
Islamic Research Center
شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز

## کتاب پڑھنے کی دعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دعا پڑھ لیجئے

ان شاءاللہ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دعا یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ افْتَحْ عَلَیْنَا حِکْمَتَكَ وَانْشُرْ
عَلَیْنَا رَحْمَتَكَ یَا ذَاالْجَلَالِ وَالْاِکْرَام

(المستطرف، ج1، ص40 دارالفکر بیروت)

(اول آخر ایک بار درود شریف پڑھ لیجئے)


| | | |
|---|---|---|
| نام رسالہ | : | نابینا افراد کے شرعی احکام |
| تصنیف | : | مولانا خواجہ ارشد علی عطاری مدنی، مولانا بلاول مگسی عطاری مدنی |
| صفحات | : | 29 |
| اشاعتِ اول | : | ربیع الاول 1446ھ، ستمبر 2024ء |
| پیش کش | : | شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب وروز، المدینۃ العلمیۃ (اسلامک ریسرچ سینٹر، دعوتِ اسلامی) |

news.dawateislami.net



دعوتِ اسلامی کے شب وروز

For More Updates

news.dawateislami.net

www.dawateislami.net

(قسط:03)

فیضانِ اِبنِ اُمِّ مَکْتُوم رضی اللہ عنہ

# نابینا اَفراد کے شَرعی اَحکام

(سوالاً جواباً)

مؤلف

مولانا خواجہ ارشد علی عطاری مدنی

(پی ایچ ڈی اسکالر و لیکچرار کراچی یونیورسٹی)

مولانا بلاول مگسی عطاری مدنی

(پی ایچ ڈی اسکالر، لیکچرار ٹیکنیکل یونیورسٹی خیر پور میرس سندھ)

پیشکش

المدینۃ العلمیۃ

Islamic Research Center

شعبہ دعوتِ اسلامی کے شب و روز



www.dawateislami.net

# فہرست


| صفحہ | عنوانات | نمبر شمار |
|---|---|---|
| 06 | نابینا اَفراد کے شَرعی اَحکام | 01 |
| 06 | نابینا کی آنکھ سے بہنے والے پانی کا حکم | 02 |
| 07 | نابینا کو پانی کی طہارت کا علم کیسے ہو؟ | 03 |
| 07 | نابینا کو تیمم کی کب اجازت ہے؟ | 04 |
| 08 | نابینا قبلہ کی طرف منہ کیسے کرے؟ | 05 |
| 09 | کیا نابینا پر جماعت لازم ہے؟ | 06 |
| 10 | کیا نابینا پر جمعہ فرض ہے؟ | 07 |
| 13 | کیا نابینا پر عید واجب ہے؟ | 08 |
| 13 | کیا نابینا پر حج فرض ہے؟ | 09 |
| 15 | سفر میں نابینا کی نیت | 10 |
| 15 | کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟ | 11 |
| 15 | کیا نابینا امامت کر سکتا ہے؟ | 12 |
| 16 | کیا نابینا کو زکوۃ دے سکتے ہیں؟ | 13 |
| 16 | نابینا اولاد کا نفقہ کس پر لازم ہے؟ | 14 |
| 17 | کیا نابینا مسجد کا متولی ہو سکتا ہے؟ | 15 |
| 18 | کیا نابینا کا نکاح پڑھانا جائز ہے؟ | 16 |




www.dawateislami.net

| نمبر شمار | عنوانات | صفحہ نمبر |
|---|---|---|
| 17 | نابینا اور کفو کا مسئلہ | 19 |
| 18 | کیا نابینا کی خرید و فروخت صحیح ہے؟ | 19 |
| 19 | کیا نابینا جج یعنی قاضی بن سکتا ہے؟ | 23 |
| 20 | کیا نابینا کی گواہی قبول ہے؟ | 23 |
| 21 | کیا نابینا چور کے ہاتھ کاٹے جائیں گے؟ | 23 |
| 22 | نابینا کو اندھا کہہ کر پکارنا یا اس کے پیٹھ پیچھے اندھا کہنا کیسا؟ | 24 |
| 23 | کیا نابینا کو وصی مقرر کر سکتے ہیں؟ | 25 |
| 24 | کیا نابینا جانور ذبح کر سکتا ہے اور کیا اس کا ذبیحہ حلال ہے؟ | 25 |
| 25 | کیا نابینا کو کسی کام یا نوکری پر رکھ سکتے ہیں؟ | 25 |
| 26 | اگر نابینا نے کسی کو قتل کر دیا تو نابینا سے قصاص لیا جائے گا؟ | 26 |
| 27 | کیا کوئی اپنی آنکھیں نابینا کو عطیہ کر سکتا ہے؟ | 26 |
| 28 | کیا نابینا کا بھیک مانگنا جائز ہے اور اُسے بھیک دے سکتے ہیں؟ | 27 |
| 29 | نابینا اگر کنویں میں گرنے لگے تو نمازی اُسے بچا سکتا ہے؟ | 28 |
| 30 | کیا دنیا میں نابینا شخص قیامت میں بھی نابینا ہو گا؟ | 28 |
| 31 | نابینا کو حافظ کہہ کر پکارنا کیسا؟ | 29 |




www.dawateislami.net

## پہلے اِسے پڑھئے

بچہ ہو یا بڑا، جوان ہو یا بوڑھا، مرد ہو یا عورت، تندرست ہو یا معذور اِسلام نے ہر فرد کی دِینی و دُنیاوی رہنمائی فرمائی ہے۔ کسی شخص کو جسمانی معذوری میں مبتلا کرنے میں اللہ پاک کی بے شمار حکمتیں پوشیدہ ہیں، کبھی بندے کو معذوری کے بدلے درجات کی بلندی دی جاتی ہے، کبھی اُس کے گناہ بخشے جاتے ہیں، کبھی آزمائش وامتحان ہوتا ہے، کبھی چھوٹی یا عارضی معذوری دے کر بڑی یا مستقل معذوری سے بچا لیا جاتا ہے۔

نابینائی بھی معذوری کی ایک قسم ہے۔ نابینا بھی معاشرے کا ایک فرد ہے اور مسلمان نابینا پر شرعی احکام بھی لاگو ہوتے ہیں۔ عبادات ہوں یا معاملات اسلام نے نابینا افراد کے لیے خصوصی احکام جاری فرمائے ہیں اور ان کی معذوری کے پیشِ نظر انہیں بہت سی رعایتوں سے نوازا ہے۔ چونکہ ہر مسلمان کی طرح نابینا مسلمان پر بھی اُس کی موجودہ حالت کے مطابق مسائل واحکام سیکھنا فرض ہے اور خاص وہ احکام جو نابینائی سے تعلق رکھتے ہیں وہ تو نابینا افراد کو لازمی سیکھنے چاہئیں۔ لہٰذا ضرورت تھی کہ ایسی کوئی مستقل تصنیف ہوتی۔

اردو زبان میں نابینا افراد کی شرعی رہنمائی کے لیے کوئی مستقل کتاب یا رسالہ موجود نہ تھا۔ اللہ پاک جزائے خیر اور اجرِ عظیم عطا فرمائے مولانا خواجہ ڈاکٹر ارشد علی عطاری مدنی (لیکچرار کراچی یونیورسٹی) اور مولانا ڈاکٹر بلاول مگسی عطاری مدنی (لیکچرار ٹیکنیکل یونیورسٹی خیرپور میرس سندھ) کو، دونوں احباب نے اِس ضرورت کو پورا کیا۔ دونوں عالِمِ دین ہیں، PHD اسکالر ہیں اور یونیورسٹی کے لیکچرار ہیں۔ اَوَّلُ الذِکر اسکالر و محقق اگرچہ بصارت سے محروم ہوگئے لیکن بصیرت خوب روشن ہے، نورِ علم سے منوّر اور زیورِ علم سے آراستہ



www.dawateislami.net

ہیں، زبردست ذہانت وحافظے کے مالک ہیں۔ شاید ظاہری آنکھوں سے محرومی نے انہیں اِس بات پر اُبھارا کہ نابیناؤں اور دیگر جسمانی معذوروں کی شرعی رہنمائی کے لیے مستقل کام کیا جائے۔ یہ اِس سلسلے کی پہلی کڑی ہے، مزید بھی خصوصی افراد (جسمانی معذریوں میں مبتلا لوگوں) کے لیے تحریری کام کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ ثانی الذکر اسکالر مولانا بلاول مگسی صاحب نے اس عظیم کام میں اُن کا بھرپور ساتھ دیا جس کی برکت سے ''نابینا افراد کے شرعی احکام'' نامی یہ رسالہ قارئین کرام کے ہاتھوں میں ہے۔ اللہ کریم اس رسالے کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، مسلمانوں بالخصوص نابینا افراد کے لیے نفع بخش بنائے اور مزید علمی کاموں اور دِینی خدمتوں کی توفیق دے۔

اٰمین بجاہِ محمد خاتَمِ النبیین صلَّی اللہ علیہ واٰلہٖ وسلَّم

دعاگو، دعاجو: محمد آصف اقبال عطاری مدنی

(سینئر اسکالر المدینۃ العلمیۃ، دعوتِ اسلامی)



www.dawateislami.net

Go To Index



اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی خَاتَمِ النَّبِیّٖن

اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْم بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم

## درودِ شفاعت

حضرتِ سَیِّدُنا رُوَیفَع بن ثابت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مصطفٰی جانِ رحمت، شمعِ بزمِ ہدایت، نوشۂ بزمِ جنّت، تاجدارِ ختمِ نبوت صلَّی اللہ علیہ والہٖ وسلَّم نے ارشاد فرمایا:

جس شخص نے یہ دُرود شریف پڑھا: ”اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَكَ یَوْمَ الْقِیَامَۃِ“ تو اُس کیلئے میری شفاعت واجب ہو گئی۔[1]

صَلُّوا عَلَی الْحَبِیْب!　　　صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلٰی مُحَمَّد

## نابینا اَفراد کے شرعی اَحکام

**سوال** نابینا کی آنکھ سے بہنے والے پانی کا کیا حکم ہے؟

**جواب** نابینا کی آنکھ سے جو رطوبت بوجہِ مرض نکلتی ہے ناقضِ وُضو ہے۔[2]

اور اگر بوجہِ مرض ہونا معلوم نہ بھی ہو تب بھی ایسی صورت میں نابینا کو چاہئے کہ وہ ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرے جیسا کہ امامِ اہلِ سنت، اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے فتاویٰ رضوی میں تحریر فرمایا ہے: ”اور اِسی بنیاد پر نابینا اور آشوبِ چشم والے کی آنکھ سے جب آنسو بہتا ہو تو اُسے ہر نماز کے وقت کے لئے وضو کرنا چاہئے اِس لئے کہ پیپ اور زخم کا پانی نکلنے کا اِحتمال ہے۔“[3]

1 ... معجم کبیر، رویفع بن ثابت الانصاری، 5/26، حدیث: 4480

2 ... بہار شریعت، 2/306

3 ... فتاوی رضویہ، 1/63



www.dawateislami.net

Go To Index



**سوال** نابینا کو پانی کی طہارت کا علم کیسے ہو؟

**جواب** اس کی دو صورتیں ہیں: (1) کوئی بتانے والا ہے (2) کوئی بتانے والا نہیں۔

(1) پہلی صورت میں اِس پر لازم ہے کہ کسی سے پوچھے جبکہ ظنِ غالب ہو کہ وہ بتادے گا، لہٰذا کسی بتانے والے کے موجود ہونے کی صورت میں تَحرِّی کرنا جائز نہیں، فتاویٰ شامی میں علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں ”ان کان بحضرته من یساله عنها لا یجوز له ان یتحری، بل یجب ان یسال لما قلنا ای من ان السؤال اقوی من التحری یعنی اگر اس کے پاس کوئی موجود ہو جس سے پوچھ سکتا ہے تو اِس کو تحرِّی کرنا جائز نہیں بلکہ واجب ہے کہ اُس سے پوچھے اس وجہ سے جو ہم نے کہا یعنی کہ سوالِ تحری زیادہ مضبوط دلیل ہے۔“[1]

(2) اور اگر کوئی بتانے والا نہیں تو تحرِّی کرے گا اور گمانِ غالب پر عمل کرے گا۔ مبسوط للسرخسی میں ہے: ”لأن أكبر الرأى فيما لا تعلم حقيقته كاليقين یعنی جن کی حقیقت کا علم نہ ہو ان باتوں میں ”ظنِّ غالب، مضبوط رائے“ یقین کی طرح ہے۔“[2]

**سوال** کیا نابینا کو پانی نہ ملنے کی صورت میں تیمم کی اجازت ہے؟

**جواب** جو نابینا خود پانی تک راہ طے نہیں کرپاتا اور نہ ہی اس کے پاس ایسے اسباب ہیں جن کے سبب پانی پر قدرت ہو مثلاً بیٹا پوتا وغیرہ جس پر اس کی خدمت لازم ہو یا کوئی خادِم نہیں یا خادِم ہے مگر یہ اُسے اُجرت دینے پر قادر نہیں وغیرہ، تو ایسے نابینا کو تیمُّم کی اجازت ہے اور اس صورت میں اِعادۂ نماز بھی نہیں۔ اس کے متعلق امام اہلِ سنّت رحمۃ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: ”جو پانی تک نہ جاسکتا ہو مثلاً: لُنجھا یا

1 ... رَدُّالمحتار، 2/140

2 ... مبسوط للسرخسی، 1/85



www.dawateislami.net

Go To Index



اَپاہج یا پاؤں کٹا ہوا یا مفلوج یا مریض یا نقیہ یا نہایت بوڑھا کہ چل نہیں سکتے یا اندھا جسے اَٹکل نہیں یا رات کو شبکور (جس کو رات میں نظر نہ آتا ہو) یا کمر وغیرہ کے درد کے باعث چلنے سے معذور (1) اسکے پاس اگر نوکر یا غلام یا بیٹا پوتا کوئی ایسا نہیں جس پر اس کی خدمت لازم ہو نہ ایسا کہ اس کے کہنے سے لا دے نہ اُجرت پر لانے والا یا (2) اجیر ہے مگر یہ اُجرت پر قادر نہیں یا (3) قادر ہے مگر مال دوسری جگہ (پر رکھا ہوا ہے) اور وہ (اجیر) اُدھار پر راضی نہیں یا (4) اُجرتِ مِثل سے بہت زیادہ مانگتا ہے (تو وہ نابینا اب) تیمم کرے اور (نماز پڑھے، اس نماز کا) اعادہ نہیں (کرے گا)۔ علما نے ان معذوروں کا ذِکر جمعہ و جماعت میں فرمایا ہے: وقیدت الاعمی بمن لایھتدی تبعالما حقق العلامۃ الشامی رحمہ اللہ تعالٰی یعنی اندھے کے لیے میں نے یہ قید لگائی "جِسے اَٹکل نہیں" یعنی خود راہ نہیں طے کر پاتا۔ یہ قید علامہ شامی رحمۃُ اللہِ علیہ کی تحقیق کے اتباع میں ہے۔[1]

**سوال** نابینا نماز کے لئے قبلہ کی طرف چہرہ کیسے کرے؟

**جواب** اگر کوئی بتانے والا موجود ہے تو اس سے پوچھ کر نماز کے لیے قبلہ کی سمت کا تعین کرنا لازم ہے لیکن اگر نہ پوچھا اور تحری کر کے نماز پڑھی تو دو صورتیں ہیں: (1) درست سمت میں پڑھی تو ہو گئی (2) درست سمت میں نہ پڑھی تو نہ ہوئی۔ جیسا کہ فتاویٰ شامی میں علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ فرماتے ہیں: "انہ لا یتحری مع القدرۃ علی ھذا حتی لو کان بحضرتہ من یسألہ فتحری ولم یسألہ ان اصاب القبلۃ جاز لحصول المقصود و الا لا یعنی سوال کرنے پر قدرت ہو تو تحری کرنا جائز نہیں لہٰذا اگر کوئی موجود ہے کہ اس سے دریافت

---

[1] ... فتاوی رضویہ، 3/478



www.dawateislami.net

کر سکتا ہے لیکن اس سے دریافت نہیں کیا، خود غور کر کے کسی طرف کو پڑھ لی، تو اگر قبلہ ہی کی طرف منہ تھا، تو نماز ہو گئی، ورنہ نہیں۔"[1]

اور اگر بتانے والا کوئی موجود نہیں تو تحری کرے اب چاہے غلط سمت کی تحری کر لی تب بھی اس کی نماز ہو جائے گی۔ بہار شریعت میں ہے کہ "اگر کسی شخص کو کسی جگہ قبلہ کی شناخت نہ ہو، نہ کوئی ایسا مسلمان ہے جو بتا دے، نہ وہاں مسجدیں محرابیں ہیں، نہ چاند، سورج، ستارے نکلے ہوں یا ہوں مگر اس کو اتنا علم نہیں کہ ان سے معلوم کر سکے، تو ایسے کے لیے حکم ہے کہ تحری کرے (سوچے، جدھر قبلہ ہونا دِل پر جمے اُدھر ہی منہ کرے) اس کے حق میں وہی قبلہ ہے۔"[2]

**سوال** کیا نابینا پر جماعت لازم ہے؟

**جواب** نابینا پر جماعت واجب ہے یا نہیں اس کے متعلق تین صورتیں ہیں:

(1) ایسا نابینا ہو جو بِلا مشقت مسجد تک نہ جا سکتا ہو، اگرچہ کوئی لے جانے والا موجود ہو تو اُس پر جماعت واجب نہیں، جیسا کہ بحر الرائق میں علامہ ابن نجیم مصری رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 970ھ) فرماتے ہیں: "انما لاتجب علی الاعمی ولو وجد من یقودہ لما عرف انہ لاعبرۃ بقدرۃ الغیر یعنی نابینا پر جماعت واجب نہیں اگرچہ کوئی مسجد تک لے جانے والا موجود ہو کیونکہ دوسرے کی قدرت کا کوئی اعتبار نہیں۔"[3]

(2) جو نابینا جماعت کی اقامت کہی جانے سے پہلے مسجد میں موجود ہو، اُس کے متعلق بعض علمائے کرام نے فرمایا کہ اگر یہ باوضو ہے تو اُس پر جماعت واجب ہے

1 ... رَدُّالمحتار، 3/143

2 ... بہارِ شریعت، 3/489

3 ... البحر الرائق، 1/605



www.dawateislami.net

Go To Index



اور اگر باوضو نہیں تو اُس پر جماعت واجب نہیں، جیسا کہ فتاویٰ شامی میں علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں: "لواقیمت وھوحاضرفی المسجد. واجاب بعض العلماء بأنه إن كان متطهرا فالظاهر الوجوب لأن العلة الحرج، وهو منتف یعنی اگر اِقامت کہی جانے کے وقت (نابینا) مسجد میں موجود تھا تو اس کے بارے میں بعض علمائے کرام نے جواب دیا کہ اگر وہ پاک ہے تو ظاہر ہے کہ واجب ہے کیونکہ علّت حرج ہے اور وہ یہاں نہیں پائی جارہی ہے۔"[1]

(3) ایسا نابینا جو بلاِ تکلف مسجد پر آ، جاسکتا ہے، جیسا کہ ہمارے دَور کے بعض نابینا ہیں، اُن پر جماعت بہر حال واجب ہے، جیسا کہ سیدی اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نابینا پر جماعت میں حاضر ہونے کے متعلق اَحادیث بطورِ تاکید پیش کرنے کے بعد فرماتے ہیں: "اِس سلسلہ میں ہماری رائے یہی ہے، حقیقت حال سے اللہ ہی آگاہ ہے کہ حضرت اِبنِ اُمِّ مکتوم رضی اللہ عنہ پر چلنا دُشوار نہ تھا اور وہ بغیر کسی حرج کے راستہ پالیتے تھے جیسا کہ اَب بھی بہت سے نابینا لوگوں میں یہ مُشاہدہ کیا جاتا ہے پھر میں نے زُرقانی علیٰ المُوطا کا مطالعہ کیا تو اُس میں بِعَینہٖ یہی بات منقول تھی کہ تمام اہلِ علم کی یہی رائے ہے کہ اُن پر تنہا چلنے میں دشواری نہ تھی جیسا کہ اب بھی بہت نابینا افراد پر تنہا چلنا دُشوار نہیں ہے۔"[2]

**سوال** کیا نابینا پر جمعہ فرض ہے؟

**جواب** جس طرح نابینا پر جماعت واجب ہونے کی تین صورتیں تھیں اِسی طرح جمعہ فرض ہونے کی بھی تین صورتیں بنتی ہیں:

---

1 ... ردالمحتار، 32/3

2 ... فتاویٰ رضویہ، 74/7



www.dawateislami.net

(1) ایسا نابینا جس کو آنے جانے میں تکلیف و حرج لازم آتا ہو، اگرچہ کوئی ساتھ لے جانے والا موجود ہو، اُس پر جمعہ فرض نہیں۔ جیسا کہ فتح باب العنایہ میں علامہ ملا علی قاری رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1014ھ) فرماتے ہیں: "لا تجب علی الاعمی سواء وجد قائدا یوصله الی الجامع أو لا یعنی نابینا پر جمعہ فرض نہیں چاہے اُسے جامع مسجد تک لے جانے والا موجود ہو یا نہ ہو۔"[1]

(2) ایسا نابینا جو پہلے سے ہی مسجد میں باوضو ہو کر بیٹھا ہو، ایسے نابینا پر جمعہ فرض ہے، جیسا کہ سید شریف ابو سعود حسنی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1172ھ) فرماتے ہیں: "اذا اقیمت الجمعة و هو حاضر فی المسجد هل تجب علیه لعدم الحرج أو لا قال البرجندی: الظاهر الوجوب کما یؤخذ من کلام الشارح یعنی الزیلعی ترجمہ: جب جمعہ قائم کیا گیا اور نابینا مسجد میں موجود ہے تو اس پر حرج کے نہ ہونے کی وجہ سے جمعہ واجب ہے یا نہیں تو علامہ برجندی نے کہا: ظاہر یہ ہے کہ واجب ہے جیسا کہ شارح یعنی علامہ زیلعی کے کلام سے لیا گیا ہے۔"[2] اسی طرح بہار شریعت میں مفتی امجد علی اعظمی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں: "جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔"[3]

(3) ایسا نابینا جو بِلا تکلف بازاروں گلیوں میں گھومتا پھرتا ہو اور کسی بھی مسجد میں آجا سکتا ہو، اُس نابینا پر بھی جمعہ فرض ہے، جیسا کہ فتاویٰ شامی میں علامہ ابنِ عابدین شامی رحمۃُ اللہِ علیہ (متوفی 1252ھ) فرماتے ہیں: "أقول: بل یظهر لی وجوبها

---

1 ... فتح باب العنایہ، 2/6

2 ... ضوء المصباح شرح نور الایضاح، 2/576

3 ... بہارِ شریعت، 1/772، حصہ 4



www.dawateislami.net

علی بعض العمیان الذی یمشی فی الأسواق ویعرف الطرق بلا قائد، ولا کلفة ویعرف أی مسجد أرادہ بلا سؤال أحد؛ لأنہ حینئذ کالمریض القادر علی الخروج بنفسہ بل ربما تلحقہ مشقة أکثر من ھذا تأمل" ترجمہ: میں کہتا ہوں: بلکہ مجھ پر یہ بات واضح ہوئی ہے کہ ایسے نابینا لوگوں پر جمعہ واجب ہو گا جو بغیر کسی قائد اور بلامشقت تنہا راستہ جان کر چل سکتے ہوں اور اُس مسجد تک بغیر پوچھے پہنچ سکتے ہوں جہاں انہوں نے نماز ادا کرنی ہو کیونکہ یہ اُس وقت اس مریض کی طرح ہوں گے جو خود بخود نکلنے پر قادر ہو بلکہ بعض اوقات مریض کو اس سے کہیں زیادہ مشقت اُٹھانا ہوتی ہے لہٰذا توجہ کرو۔ (1)

بعض نابینا بلا تکلّف بغیر کسی کی مدد کے بازاروں راستوں میں چلتے پھرتے ہیں اور جس مسجد میں چاہیں بلا پُوچھے جاسکتے ہیں ان پر جمعہ فرض ہے۔ (2)

مزید اس حوالے سے صاحبِ بہار شریعت فرماتے ہیں "یک چشم اور جس کی نگاہ کمزور ہو اس پر جمعہ فرض ہے۔ یوہیں جو اندھا مسجد میں اذان کے وقت باوضو ہو اس پر جمعہ فرض ہے اور وہ نابینا جو خود مسجد جمعہ تک بلا تکلّف نہ جاسکتا ہو اگرچہ مسجد تک کوئی لے جانے والا ہو، اُجرتِ مثل پر لے جائے یا بلا اُجرت اس پر جمعہ فرض نہیں۔ (3)

ہاں جن لوگوں پر جمعہ فرض نہیں مثلاً مسافر اور اندھے وغیرہ اگر یہ لوگ جمعہ پڑھیں تو ان کی نماز جمعہ صحیح ہو گی یعنی ظہر کی نماز ان لوگوں کے ذِمّہ سے ساقط ہو جائے گی۔ (4)

---

1 ۔۔۔ ردالمحتار، 3/32

2 ۔۔۔ بہار شریعت، 4/772

3 ۔۔۔ بہار شریعت، 4/472

4 ۔۔۔ جنتی زیور، ص 315

**سوال** کیا نابینا پر عید واجب ہے؟

**جواب** اگر وہ بلا تکلف مسجد جا سکتا ہو تو نابینا پر عید واجب ہے ورنہ لازم نہیں۔ نمازِ عید لازم ہونے کے بارے میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نمازِ عید شہروں میں ہر مرد آزاد، تندرست، عاقل، بالغ، قادر پر واجب ہے، قادر کے یہ معنی کہ نہ اندھا ہو، نہ لولا ہو، نہ لُنجھا، نہ قیدی، نہ کسی ایسے مریض کا تیماردار ہو کہ یہ اُسے چھوڑ کر گھر سے جائے تو مریض ضائع رہ جائے، نہ ایسا بوڑھا کہ چل پھر نہ سکے، نہ اُسے نماز کو جانے میں حاکم یا چور یا دُشمن کی طرف سے جان یا مال یا عزت کا سچا خوف ہو، نہ اس وقت مینہ یا برف یا کیچڑ یا سردی اس قدر شدت سے ہو کہ نماز کو جانا سخت مشقت کا موجب ہو، فی التنویر: تجب صلوتھما ای العیدین علی من تجب علیہ الجمعۃ بشرائطھا سوی الخطبۃ۔[1]

بہار شریعت میں ہے: عیدین کی نماز واجب ہے مگر سب پر نہیں بلکہ اُنہیں پر جن پر جمعہ واجب ہے۔"[2] اور جمعہ نابینا پر تب فرض ہے جب وہ بلا تکلف مسجد جا سکتا ہو تو عیدین بھی اُسی طرح ہے۔

**سوال** کیا نابینا پر حج لازم ہے؟

**جواب** نابینا پر نہ خود حج کرنا فرض ہے اور نہ کسی اور کو حجِّ بدل کے لئے بھیجنا فرض ہے لیکن پھر بھی اگر کسی نابینا نے حج بدل کروالیا تو اس کا حج بدل کافی ہے۔ فتاویٰ رضویہ میں اس کی تفصیل کچھ یوں ہے: زندگی میں جو کوئی حجِ بدل اپنی طرف

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 8/129

2 ... بہار شریعت، 4/779



www.dawateislami.net

سے بوجہ عجز و مجبوری کرائے اس حج کی صحت کے لیے شرط ہے کہ وُہ مجبوری آخر عمر تک مستمر رہے، اگر حج کے بعد مجبوری جاتی رہی اور بذاتِ خود حج کرنے پر قدرت پائی تو اس سے پہلے جتنے حجِ بدل اپنی طرف سے کرائے ہوں سب ساقط ہوگئے حج نفل کا ثواب رہ گیا فرض ادا نہ ہوا، اب اس پر فرض ہے کہ خود حج کرے پھر اگر غفلت کی اور وقت گزر گیا اور اب دوبارہ مجبوری لاحق ہوئی تو اَز سرِ نَو حج بدل کرانا ضرور ہے، ہاں اگر کسی کی معذوری ایسی ہو جو عادۃً اصلاً زوال پذیر نہیں اور اس نے حجِ بدل کر لیا اور اس کے بعد بمحض قدرتِ الٰہی مثلاً کسی ولی کی کرامت سے وہ عذرِ نا قابل الزوال زائل ہو گیا مثلاً اندھے نے حجِ بدل کرایا تھا پھر رب العزۃ نے اسے آنکھیں دے دیں تو اس کا وہ حج بدل ساقط نہ ہوا وہی کافی ہے، خود اگر حج کرے سعادت ہے ورنہ فرض ادا ہو گیا، ایسا زوالِ عذر کہ کرامت خرقِ عادت ہو، معتبر نہیں۔[1]

حج کی شرائط میں سے ایک شرط یہ ہے کہ تندرست ہو، حج کی شرائط کے متعلق بہار شریعت میں ہے: **"تندرست ہو"** کہ حج کو جاسکے، اعضا سلامت ہوں، اَنکھیارا ہو، اپاہج اور فالج والے اور جس کے پاؤں کٹے ہوں اور بوڑھے پر کہ سواری پر خود نہ بیٹھ سکتا ہو حج فرض نہیں۔ یوہیں اندھے پر بھی واجب نہیں اگرچہ ہاتھ پکڑ کر لے چلنے والا اُسے ملے۔ اِن سب پر یہ بھی واجب نہیں کہ کسی کو بھیج کر اپنی طرف سے حج کرادیں یا وصیت کر جائیں اور اگر تکلیف اُٹھا کر حج کر لیا تو صحیح ہو گیا اور حجۃ الاسلام ادا ہوا یعنی اس کے بعد اگر اعضا درست ہوگئے تو

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 10/ 661



www.dawateislami.net

Go To Index



اب دوبارہ حج فرض نہ ہوگا وہی پہلا حج کافی ہے۔[1]

**سوال** سفر میں نابینا کے لئے نیت کا اعتبار کیسے ہوگا؟

**جواب** اندھے کے ساتھ کوئی پکڑ کر لے جانے والا ہے اگر یہ اس کا نوکر ہے تو نابینا کی اپنی نیت کا اعتبار ہے اور اگر محض احسان کے طور پر اس کے ساتھ ہے تو اس کی نیت کا اعتبار ہے۔[2]

**سوال** کیا نابینا اذان دے سکتا ہے؟

**جواب** اگر مؤذن نابینا ہو، اور وقت بتانے والا کوئی ایسا ہے کہ صحیح بتا دے، تو اس کا اور آنکھ والے کا، اَذان کہنا یکساں ہے۔[3]

**سوال** کیا نابینا امامت کر سکتا ہے؟

**جواب** جی ہاں، اگر وہ ہی اعلم، وافضل ہے تو بنا سکتے ہیں، جیسا کہ شمس الدین محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمہ (متوفی 671ھ) فرماتے ہیں "ولا بأس بإمامة الأعمى وهو الصحيح لأنه عضو لا يمنع فقده فرضا من فروض الصلاة فجازت الإمامة الراتبة مع فقده كالعين وقد روى أنس أن النبي صلى الله عليه وسلم استخلف ابن أم مكتوم يؤم الناس وهو أعمى" ترجمہ: نابینا کی امامت میں کوئی حرج نہیں اور یہ ہی قول صحیح ہے کیونکہ کسی عضو کا نہ ہونا نماز کے فرائض میں کسی فرض کو نہیں روکتا لہٰذا کسی عضو کے نہ ہونے کے باوجود امام راتب بننا درست ہے اور حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ کو

---

1 ... بہار شریعت، 6/1039

2 ... بہار شریعت، 4/746

3 ... بہار شریعت، 3/467



www.dawateislami.net

Go To Index



لوگوں کی امامت کرانے کے لیے مدینے میں چھوڑا حالانکہ آپ نابینا تھے۔[1]

عہدِ رسالت میں مختلف نابینا صحابہ کرام نے امامت کی ہے جن میں عبد اللہ بن ام مکتوم، عتبان بن مالک اور عبد اللہ بن عمیر خطمی رضی اللہ عنہم وغیرہ سرِ فہرست ہیں اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور موجود ہو جو اس سے علم میں زیادہ یا علم میں برابر ہو تو نابینا کی امامت مکروہ تنزیہی ہے۔

افاداتِ امام احمد رضا میں اعلیٰ حضرت سے منقول مسئلہ لکھا ہے ''تجوز الصلاۃ خلف الاعمی و لکنہ خلاف اولی ای الکراھۃ تنزیھا ان کا غیرہ اعلم او مساویا فی العلم موجودا والا فالاعمی ھو الاولی'' نابینا کے پیچھے نماز جائز ہے لیکن خلافِ اولیٰ یعنی مکروہ تنزیہی ہے جبکہ اس کے علاوہ کوئی اور موجود ہو جو اس سے علم میں زیادہ یا علم میں برابر ہو ورنہ اندھے ہی کی امامت اولیٰ ہے۔[2]

دُرِ مختار میں ہے: یکرہ تنزیھا امامۃ اعمی الا ان یکون اعلم القوم فھو اولیٰ اھ ملخصا۔ نابینے شخص کی امامت مکروہ تنزیہی ہے البتہ اس صورت میں اس کی امامت اولیٰ ہو گی جب وہ دوسروں سے زیادہ صاحبِ علم ہو۔[3]

**سوال** کیا نابینا کو زکوٰۃ دے سکتے ہیں؟

**جواب** نابینا اگر شرعی فقیر ہے تو اسے زکوٰۃ دے سکتے ہیں ورنہ نہیں۔

**سوال** نابینا اولاد کا نفقہ کس پر لازم ہے؟

**جواب** بالغ بیٹا اگر اپاہج یا مجنون یا نابینا ہو کمانے سے عاجز ہو اور اُس کے پاس مال نہ ہو تو

1 ... تفسیر قرطبی، 2/40

2 ... نور الایضاح و مراقی الفلاح، مع افادات الامام احمد رضا، ص 241

3 ... فتاویٰ رضویہ، 6/130

Go To Index



اُس کا نفقہ باپ پر ہے۔ اور لڑکی جبکہ مال نہ رکھتی ہو تو اُس کا نفقہ بہر حال باپ پر ہے اگرچہ اُس کے اعضا سلامت ہوں۔[1] ہاں اگر نابینا خود کماتا ہو تو ایسی صورت میں اس کا نفقہ کسی پر لازم نہیں۔ "یوہیں اندھا وغیرہ بھی کماتا ہو تو اب کسی اور پر نفقہ فرض نہیں۔[2]

**سوال** کیا نابینا مسجد کا متولی ہو سکتا ہے؟

**جواب** نابینا مسجد کا متولی بن سکتا ہے، یہاں متولی سے مراد وہ شخص جو وقف پر امین ہو اور وقف کے کام کرنے پر قادر ہو چاہے وہ کام خود کرے یا اپنے نائب سے کروائے لہٰذا نابینا بھی مسجد وغیرہ کا یا کسی وقف والی چیز کا متولی بن سکتا ہے کیونکہ وہ نائب سے کام کرانے پر قادر ہے۔

جیسا کہ فتاوی شامی میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں " ولا یولی إلا أمین قادر بنفسه أو بنائبه لأن الولایة مقیدة بشرط النظر وکذا الأعمی والبصیر وکذا المحدود فی قذف إذا تاب لأنه أمین "ترجمہ: متولی نہیں بنایا جائے گا مگر اس کو جو امانتدار ہو، وقف کے کام کرنے پر قادر ہو چاہے خود کرے یا اپنے نائب سے کروائے کیونکہ تولیت شفقت کی شرط سے مقید ہے، اسی طرح نابینا، انکھیارے، اور محدود فی القذف کو بھی متولی بنا سکتے ہیں جبکہ اس نے توبہ کر لی ہو کیونکہ وہ بھی امین ہیں۔[3]

---

1 ... بہار شریعت، 2/273

2 ... بہار شریعت، 2/278

3 ... رد المحتار، 6/584



www.dawateislami.net

چنانچہ بہارِ شریعت میں مذکور ہے: "عورت کو بھی متولی کرسکتے ہیں اور نابینا کو بھی اور محدود فی القذف نے توبہ کرلی ہو تو اسے بھی۔"[1]

**سوال** کیا نابینا شخص کسی کا نکاح پڑھا سکتا ہے؟

**جواب** نابینا نکاح پڑھا سکتا ہے، نکاح خواں کے لیے مستحب ہے کہ رشید یعنی علم و عمل کا پیکر ہو، جیسا کہ در مختار میں علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ (متوفی 1088 ھ) فرماتے ہیں "ویندب إعلانه وتقديم خطبة وكونه فى مسجد يوم جمعة بعاقد رشيد "یعنی نکاح کا اعلان، اس سے پہلے خطبہ مسجد میں ہونا، جمعہ کا دن ہونا اور نکاح کرنے والے کا صاحب رشد یعنی صاحب علم و عمل کا پیکر ہونا مستحب ہے۔ لہذا اگر نکاح میں موجود تمام لوگوں میں نابینا ہی زیادہ علم و فضل والا ہے تو نکاح پڑھانے کے لیے اسے آگے کرنا افضل ہے، جیسا کہ، فتاوی رضویہ میں اعلیٰ حضرت علیہ الرحمہ (متوفی 1340 ھ) ایک سوال کے جواب میں فرماتے ہیں: "بلاشبہہ پڑھا سکتا ہے کہ نکاح پڑھانے میں آنکھوں کا کیا کام، بلکہ جب وہ عالم ہے تو وہی انسب و اولیٰ، خود گواہانِ نکاح جن کے بغیر نکاح اصلاً صحیح نہیں اگر نابینا ہوں کچھ مضائقہ نہیں، کما نص علیہ فی المتون کا لکنز والوقایۃ والاصلاح والمختار والھدایۃ والملتقی والتنویر وغیرھا۔ جیسا کہ کنز، وقایہ، اصلاح، مختار، ہدایہ، ملتقی اور تنویر وغیرہ متون میں اس پر تصریح موجود ہے۔[2] تو نکاح پڑھانے والے کی بینائی کیا ضرور کہ وہ خود ہی نکاح کے لیے ضروری نہیں، عاقدین کا آپ ایجاب

1 ... بہار شریعت، 2/576

2 ... در مختار شرح تنویر الابصار، کتاب النکاح، 4/75تا76



www.dawateislami.net

Go To Index



وقبول کافی ہے۔[1]

سوال کیا نابینا ہونا نکاح میں کفو کے منافی ہے؟

جواب نابینا ہونا کفو ہونے کے منافی نہیں کیونکہ کفو میں امراض و عیوب کا اعتبار نہیں ہوتا۔ کفو میں ان چیزوں کا اعتبار کیا جاتا ہے۔ (1) نَسَب (خاندان) (2) اسلام (3) حِرفہ (پیشہ) (4) حُرِّیّت (آزاد ہونا) (5) دِیانت (دینداری) (6) مال۔

بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں "(کفو میں) امراض و عیوب مثلاً جذام، جنون، برص، گندہ دہنی وغیرہا کا اعتبار نہیں۔[2]

بلکہ نابینا کے بارے میں صراحت کے ساتھ فتاوی ہندیہ میں ہے " الوکیل بالنکاح من المراۃ اذا زوجھا ممن لیس بکفولھا قال بعضھم لایصح علی قول الکل وھو الصحیح وان کن کفوأ الا انہ الاعمی او مقعد او صبیا ، او معتوہ فھوالجائز" یعنی عورت کی طرف سے جو وکیل تھا اس نے عورت کا نکاح غیر کفو میں کر دیا تو بعض نے کہا یہ نکاح تمام کے نزدیک نہ ہوا، اور یہ ہی صحیح ہے اور اگر وہ کفو تو تھا لیکن نابینا، اپاہج، بچہ یا معتوہ تھا تو نکاح درست ہے۔[3]

سوال کیا نابینا کی خرید و فروخت صحیح ہے اور اسے کیا بیع میں خیار حاصل ہوگا؟

جواب نابینا کی خرید و فروخت درست ہے البتہ خیار کی مختلف اقسام اور اس کے لحاظ سے حکم ہے۔ خیار کی مندرجہ ذیل اقسام ہیں:

---

1 ... فتاوی رضویہ، 11/188

2 ... بہار شریعت، 2/56

3 ... فتاویٰ ہندیہ، 1/325



www.dawateislami.net

1۔خیار شرط:اس کی تعریف، بائع، یا مشتری یا دونوں میں سے ہر ایک اپنے لئے اختیار رکھے کہ اگر مجھے بیع منظور نہ ہوئی تو عقد باقی نہیں رہے گا، جیسا کہ بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں ”بائع و مشتری کو یہ حق حاصل ہے کہ وہ قطعی طور پر بیع نہ کریں بلکہ عقد میں یہ شرط کردیں کہ اگر منظور نہ ہوا تو بیع باقی نہ رہے گی اسے خیار شرط کہتے ہیں۔

حکم:اس میں نابینا و غیر نابینا، سب کا حکم یکساہے اگر، عقد میں اس کی شرط رکھیں گے تو خیار شرط حاصل ہو گا ورنہ یہ خیار کسی کو حاصل نہ ہو گا۔ جیسا کہ بائع و مشتری کے حوالے سے اوپر بیان ہوا، نابینا اور غیر نابینا کے متعلق، در مختار میں علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ (متوفی 1088ھ) فرماتے ہیں” صح عقد الاعمی ولولغیرہ وھو کالبصیر الا فی اثنتی عشرۃ مسئلۃ مذکروۃ فی الاشباۃ (ولیس ھذا منھن) یہ میرے الفاظ ہیں ”ترجمہ: نابینا کا خرید و فروخت کرنا درست ہے اگرچہ کسی اور کے لیے کرے، اور وہ انکھیارے کی طرح ہے سوائے چودا (14) مسائل کے جو اشباہ و نظائر میں ذکر کیے گئے ہیں، (اور خیار شرط ان مسائل میں سے نہیں جس میں اس کا الگ حکم ہو)۔[1]

خیار رؤیت۔ تعریف: بغیر دیکھے کوئی چیز خرید لی بعد وہ چیز پسند نہ آئی تو شریعت مطہرہ نے مشتری کو اختیار دیا ہے کہ وہ چیز واپس کرے اس کو خیار رؤیت کہتے ہیں۔ جیسا کہ نہر الفائق میں علامہ عمر بن نجیم مصری علیہ الرحمہ (متوفی 1005ھ) حدیث پاک نقل فرماتے ہیں”(من اشتری شیئا لم یرہ فلہ الخیار إذا رآہ

[1]… در مختار مع رد المحتار، 7/319



www.dawateislami.net

Go To Index



إن شاء أخذه وإن شاء تركه "یعنی جس نے کوئی چیز بغیر دیکھے خریدی تو دیکھنے کے بعد اس کو اختیار ہے اگر چاہے تو خریدے اور اگر چاہے تو واپس کرے۔[1]

حکم: اس کا حکم بھی نابینا اور انکھیارا، دونوں کے متعلق ایک ہی ہے البتہ بائع اور مشتری کے اعتبار سے مختلف ہے، یعنی اگر یہ افراد بائع کی حیثیت سے ہیں تو ان کو خیار رؤیت حاصل نہ ہو گا، جیسا کہ الدر المنتقی فی شرح الملتقی میں علامہ علاء الدین حصکفی علیہ الرحمہ (متوفی 1088ھ) فرماتے ہیں "ولا خيار لم باع مالم يره ، بان ورث عينا فباعها لاخيار له بالاجماع السكوتی "یعنی اگر کسی نے کوئی چیز بغیر دیکھے بیچ دی مثلا اس کو وراثت میں ملی اور اس نے بیچ دی تو اسکو خیار رؤیت حاصل نہ ہو گا،، اس مسئلے پر اجماع سکوتی ہے۔[2]

اور اگر مشتری کی حیثیت سے ہیں تو خیار رؤیت حاصل ہو گا، جیسا کہ بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ نابینا کے لیے خیار رؤیت کے احکام بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں "اندھے کی بیع وشرا دونوں جائز ہیں اگر کسی چیز کو بیچے گا تو خیار (رؤیت) حاصل نہ ہو گا، اور خریدے گا تو خیار (رؤیت) حاصل ہو گا۔[3]

نابینا کا خیار رؤیت ان صورتوں میں ساقط ہوتا ہے، بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں "(نابینا کا) مبیع کو اُلٹ پلٹ کر ٹٹولنا دیکھنے کے حکم میں ہے کہ ٹٹول لیا اور پسند کر لیا تو خیار ساقط ہو گیا اور کھانے کی چیز کا چکھنا اور سونگھنے کی چیز کا سونگھنا کافی ہے اور جو چیز نہ ٹٹولنے سے معلوم ہو نہ چکھنے

1 ... النہر الفائق، 3/380

2 ... الدر المنتقی مع مجمع الانہر، 3/52

3 ... بہار شریعت، 2/671، حصہ 11



www.dawateislami.net

سونگھنے سے جیسے زمین، مکان، درخت، لونڈی غلام وہاں اُس چیز کے اوصاف بیان کرنے ہوں گے جو اوصاف بیان کر دیے گئے مبیع اُن کے مطابق ہے تو فسخ نہیں کر سکتا ورنہ فسخ کر سکتا ہے۔ اندھا مشتری یہ بھی کر سکتا ہے کہ کسی کو قبضہ یا خریدنے کے لیے وکیل کر دے وکیل کا دیکھ لینا اُس کے قائم مقام ہو جائے گا۔[1]

خیارِ عیب: عیب دار چیز، عیب ظاہر کیے بغیر بیچی پھر اس پر مطلع ہوا تو اس کو اختیار ہے چاہے مبیع رکھے یا واپس کرے اس کو خیار عیب کہتے ہیں، جیسا کہ بہار شریعت میں صدر الشریعہ علیہ الرحمہ (متوفی 1367ھ) فرماتے ہیں "مبیع میں عیب ہو تو اُس کا ظاہر کر دینا بائع پر واجب ہے، چھپانا حرام و گناہ کبیرہ ہے۔ یوہیں ثمن کا عیب مشتری پر ظاہر کر دینا واجب ہے اگر بغیر عیب ظاہر کیے چیز بیچ کر دی تو معلوم ہونے کے بعد واپس کر سکتے ہیں اس کو خیار عیب کہتے ہیں۔[2]

حکم: یہ خیار بائع و مشتری دونوں کو حاصل ہوتا ہے چاہے وہ نابینا ہو یا انکھیارا ہو، یعنی اگر بائع نے مبیع عیب دار دی تو جب مشتری عیب پر مطلع ہو گا تو اس کو واپس کرنے کا اختیار ہو گا اور مشتری اگر ثمن عیبدار دیگا تو جب بائع اس پر مطلع ہو گا تو اس کو واپس کرنے کا اختیار ہو گا، جیسا کہ نہر الفائق میں علامہ عمر بن نجیم مصری علیہ الرحمہ (متوفی 1005ھ) فرماتے ہیں "لا فرق فی ذالك بين المبيع والثمن" ترجمہ: اس (عیب) کے معاملے میں مبیع اور ثمن کے درمیان کوئی فرق نہیں۔[3]

1 ... بہار شریعت، 2/671، حصہ 11

2 ... بہار شریعت، 2/673، حصہ 11

3 ... النہر الفائق، 3/389

سوال کیا نابینا قاضی بن سکتا ہے؟

جواب نابینا قاضی نہیں بن سکتا۔ کیونکہ قاضی اُسی کو بنا سکتے ہیں جس میں شرائط شہادت پائی جائیں اور وہ یہ ہیں: مسلمان۔ عاقل۔ بالغ۔ آزاد ہو۔ اندھا نہ ہو۔ گونگا نہ ہو۔ بالکل بہرہ نہ ہو کہ کچھ نہ سنے۔ محدود فی القذف نہ ہو۔[1]

سوال کیا نابینا کی گواہی قبول ہے؟

جواب اندھے کی گواہی درست نہیں۔ جیسا کہ فتاوی قاضی خان میں علامہ ابن عابدین شامی علیہ الرحمہ (متوفی 1252 ھ) خانیہ کے حوالے سے فرماتے ہیں " وفی الخانیۃ، : ولا تقبل شهادۃ الاعمی عندنا لانه لایقدر علی التمییز بین المدعی والمدعی علیه والاشارۃ الیهما " یعنی خانیہ میں ہے: اور نابینا کی گواہی ہمارے نزدیک مقبول نہیں کیونکہ وہ مدعی اور مدعی علیہ میں فرق نہیں کر سکتا اور نہ ان کی طرف اشارہ کر سکتا ہے۔

سوال کسی نابینا نے چوری کی تو کیا اس پر چوری کی حد لازم ہو گی؟

جواب نابینا چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے کیونکہ ہاتھ کاٹنے کے لیے چند شرطیں ہیں:

(1) چُرانے والا مکلف ہو یعنی بچہ یا مجنون نہ ہو اب خواہ وہ مرد ہو یا عورت آزاد ہو یا غلام مسلمان ہو یا کافر اور اگر چوری کرتے وقت مجنون نہ تھا پھر مجنون ہو گیا تو ہاتھ نہ کاٹا جائے۔

(2) گونگا نہ ہو (3) انکھیارا ہو اور اگر گونگا ہے تو ہاتھ کاٹنا نہیں کہ ہو سکتا ہے اپنا مال

---

[1] ...بہار شریعت، 2/893



www.dawateislami.net

Go To Index



سمجھ کر لیا ہو۔ یوہیں اندھے کا ہاتھ نہ کاٹا جائے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا۔[1]

لہٰذا نابینا چور کے ہاتھ نہیں کاٹے جائیں گے۔ کہ اس میں شبہہ ہے کہ شاید اس نے اپنا مال جان کر لیا ہو۔

**سوال** نابینا کو اندھا کہہ کر پکارنا یا اس کے پیٹھ پیچھے اندھا کہنا کیسا؟

**جواب** بِلاضرورت نابینا کو اندھا، پَستہ قد کو ٹِھگنا اور دراز قد کو لمبا کہہ کر پکارنے کی شرعاً ممانعت ہے ہاں ضَرورتاً پہچان کروانے کیلئے نابینا وغیرہ کہہ سکتے ہیں

چُنانچِہ "رِیاضُ الصّالحین" میں ہے: مَثَلًا کوئی شخص اَعرَج (لنگڑے) اَصَم (بہرے)، اَعْمٰی (اندھے)، اَحوَل (بھینگے) کے لقب سے مشہور ہے تُو اس کی معرفت وشناخت (یعنی پہچان) کے لیے ان اَوصاف و علامات کے ساتھ ذکر کرنا جائز ہے مگر تَنقیص (یعنی خامی بیان کرنے) کے ارادے سے ان اَوصاف کے ساتھ تذکِرہ جائز نہیں۔ اگر (خامی بھرے) لقب کے بِغیر پہچان ہو سکتی ہو تو بہتر یہ ہے کہ لقب بیان نہ کرے۔[2]

بہار شریعت میں ہے "ایک صورت جواز کی یہ بھی ہے کہ اس عیب کے ذکر سے مقصود اس کی برائی نہیں ہے، بلکہ اس شخص کی معرفت وشناخت مقصود ہے مثلاً جو شخص ان عیوب کے ساتھ ملقب ہے تو مقصود معرفت ہے نہ بیان عیب۔ جیسے اعمی، اعمش، اعرج، احول، صحابہ کرام میں عبداللہ بن اُم مکتوم نابینا تھے اور روایتوں میں ان کے نام کے ساتھ اعمٰی آتا ہے۔ محدثین میں بڑے زبردست

1 ۔۔۔ بہار شریعت، 2/413

2 ۔۔۔ رِیاضُ الصّالحین لِلنَّوَوی، ص404



www.dawateislami.net

پایہ کے سلیمان اعمش ہیں اعمش کے معنی چندھے کے ہیں یہ لفظ ان کے نام کے ساتھ ذکر کیا جاتا ہے۔ اسی طرح یہاں بھی بعض مرتبہ محض پہچاننے کے لیے کسی کو اندھا یا کانا یا ٹھگنا یا لمبا کہا جاتا ہے، یہ غیبت میں داخل نہیں۔(1)

**سوال** کیا نابینا کو وصی یعنی نفاذِ وصیت کا نگران مقرر کرسکتے ہیں؟

**جواب** جی ہاں نابینا کو نفاذِ وصیت کا نگران مقرر کرسکتے ہیں، چنانچہ بہار شریعت میں ہے "کسی شخص نے عورت کو یا اندھے کو وصی بنایا تو یہ جائز ہے۔"(2)

**سوال** کیا نابینا جانور ذبح کرسکتا ہے اور کیا اس کا ذبیحہ حلال ہے؟

**جواب** جانور کو ذبح کرنے کے لئے ذبح کرنے والے کا بینا ہونا شرط نہیں، مسلمان نابینا کا ذبح کیا ہوا جانور بھی حلال ہے، اگرچہ بینا سے ذبح کرانا بہتر ہے تاکہ وہ جانور کی رگیں وغیرہ دیکھ کر ذبح کرسکے۔

**سوال** کیا نابینا کو کسی کام یا نوکری پر رکھ سکتے ہیں؟

**جواب** رکھ سکتے ہیں، کیونکہ اجارے کی شرائط میں بینا ہونے کی قید ذکر نہیں۔ اجارہ کے شرائط یہ ہیں: 1۔ عاقل ہونا 2۔ مِلک ووِلایت یعنی اجارہ کرنے والا مالک یا ولی ہو اجارہ کرنے کا اسے اختیار حاصل ہو 3۔ مستاجر کو وہ چیز سپرد کردینا جبکہ اُس چیز کے منافع پر اجارہ ہوا ہو 4۔ اُجرت کا معلوم ہونا 5۔ منفعت کا معلوم ہونا 6۔ جہاں اجارہ کا تعلق وقت سے ہو وہاں مدت بیان کرنا 7۔ وہ کام ایسا ہو کہ اُس سے نفع اٹھانا ممکن ہو۔ 8۔ وہ عمل جس کے لیے اجارہ ہوا اُس شخص پر فرض و

---

(1) ۔۔۔ بہار شریعت 3/535

(2) ۔۔۔ بہار شریعت، 3/996



www.dawateislami.net

Go To Index



واجب نہ ہو۔ 9۔ منفعت مقصود ہو۔ 10۔ اُسی جنس کی منفعت اُجرت نہ ہو۔ 11۔ اجارہ میں ایسی شرط نہ ہو جو مقتضائے عقد کے خلاف ہو۔[1]

نابینا خود بھی ملازم بن سکتا ہے اور دوسرے کو بھی ملازم رکھ سکتا ہے کیونکہ اسے ملک وولایت والی شرط حاصل ہے۔

**سوال** اگر نابینا نے کسی کو قتل کر دیا تو کیا نابینا کو قصاصاً قتل کیا جائے گا؟

**جواب** نابینا نے کسی کو جان بوجھ کر قتل کر دیا تو اس سے قصاص لیا جائے گا۔ اور اگر کسی نے نابینا کو قتل کر دیا تو اسے بھی قتل کیا جائے گا۔ چنانچہ ہدایہ میں ہے:

ویقتل الرجل بالمرأة، والکبیر بالصغیر، والصحیح بالأعمی والزمن وبناقص الأطراف وبالمجنون

ترجمہ: مرد کو عورت، بڑے کو چھوٹے، تندرست کو نابینا، معذور، اعضاء سے معذور اور مجنون کے بدلے میں قتل کیا جائیگا۔

بہار شریعت میں ہے: "عاقل سے مجنوں کے بدلے میں اور بالغ سے نابالغ کے بدلے میں اور انکھیارے سے اندھے کے بدلے میں اور ہاتھ پاؤں والے سے لنجے یا جس کے ہاتھ پاؤں نہ ہوں اس کے بدلے میں تندرست سے بیمار کے بدلے میں اور مرد سے عورت کے بدلے میں قصاص لیا جائے گا۔"[2]

**سوال** کیا کوئی شخص نابینا کو اپنی آنکھیں عطیہ کر سکتا ہے؟

**جواب** انسان اپنے اعضاء آنکھ، گردے، پھیپھڑے وغیرہ کا مالک نہیں یہ تمام اعضاء

1 ... بہار شریعت، 3/108

2 ... بہار شریعت، 3/781



www.dawateislami.net

بندے کے پاس اللہ عزوجل کی امانت ہیں،لہذا اپنے یہ تمام اعضاء نہ تو دوسرے کے ہاتھ بیچ سکتا ہے نہ کسی کو ہبہ یا خیرات کر سکتا ہے،نہ ہی اپنے کسی عزیز وغیرہ کے لئے بعد وفات یہ اعضاء دینے کی وصیت کر سکتا ہے،یوں ہی دوسرا شخص کسی انسان سے نہ اعضاء خرید کر سکتا ہے،نہ ہی اعضاء کا ہبہ،صدقہ یا وصیت قبول کر سکتا ہے،نہ لے سکتا ہے۔[1]

البتہ ضرورت ہو تو خون کا عطیہ جائز ہے لیکن اس کی خرید و فروخت پھر بھی ناجائز ہے کہ خون مال نہیں۔

**سوال** کیا نابینا کا بھیک مانگنا جائز ہے اور کیا اسے بھیک دے سکتے ہیں؟

**جواب** صرف نابینا ہونا کسی سے سوال کرنے کو جائز نہیں کرتا،ہاں اگر نابینا ایسا ہے جو شرعی فقیر ہے اور شرعی فقیر کو اُسی وقت مانگنے کی اجازت ہے جب وہ اپنی یا اپنے عیال کی مکمل کفالت نہ کر سکتا ہو کمانے سے عاجز ہے تو ایسی صورت میں بقدر ضرورت مانگ سکتا ہے۔

اعلیٰ حضرت علیہ الرحمۃ نے اِس کی تفصیل کچھ یوں بیان کی ہے "گداگر تین قسم کے ہوتے ہیں:

(۱) **غنی مالدار:** اُنہیں سوال کرنا حرام اور اُن کو دینا بھی حرام،اُنہیں دینے سے زکوٰۃ ادا نہیں ہوگی کہ مستحقِ زکوٰۃ نہیں ہیں۔

(۲) **وہ فقیر جو تندرست اور کمانے پر قادر ہو:** یہ لوگ بقدرِ حاجت کمانے پر قادر ہونے کے باوجود مفت کی روٹیاں توڑنے اور اس کے لئے بھیک مانگنے کے عادی

---

1 ... انظر صحیفہ مجلس شرعی،ج3



www.dawateislami.net

ہوتے ہیں۔ ایسے پیشہ وروں کو سوال کرنا حرام ہے اور جو کچھ ان کو ملے ان کے حق میں مالِ خبیث ہے، جسے مالک کو لوٹانا یا صدقہ کر دینا واجب ہوتا ہے۔ لیکن اگر ان کو کسی نے زکوٰۃ دے دی تو ادا ہو جائے گی کیونکہ یہ شرعی فقیر ہوتے ہیں جبکہ کوئی اور مانعِ زکوٰۃ نہ ہو۔

(۳) **کمانے سے عاجز فقیر:** یہ لوگ یا تو کمانے کی قدرت نہیں رکھتے یا پھر حاجت کے بقدر کما نہیں سکتے، انہیں بقدرِ ضرورت سوال حلال ہے اور جو کچھ ان کو ملے ان کے لئے حلال ہے، انہیں زکوٰۃ دی تو ادا ہو جائے گی۔[1]

**سوال** نابینا اگر کنویں میں گرنے والا ہو یا کسی بڑی مصیبت میں مبتلا ہونے والا تو ایسی صورت میں نمازی اپنی نماز توڑ کر اس کو بچا سکتا ہے؟

**جواب** نمازی کا ایسی صورتحال میں نماز توڑنا واجب ہے۔ چنانچہ بہارِ شریعت میں ہے کہ "کوئی مصیبت زدہ فریاد کر رہا ہو، اسی نمازی کو پکار رہا ہو یا مطلقاً کسی شخص کو پکارتا ہو یا کوئی ڈوب رہا ہو یا آگ سے جل جائے گا یا اندھا راہ گیر کوئیں میں گرا چاہتا ہو، ان سب صورتوں میں توڑ دینا واجب ہے، جب کہ یہ اس کے بچانے پر قادر ہو۔[2]

**سوال** کیا دنیا میں نابینا یا کسی اور عذر سے دوچار آدمی قیامت میں بھی ویسا ہی ہو گا؟

**جواب** دنیا میں نابینا یا کسی بھی طرح کا معذور قیامت میں تندرست اور صحیح ہو گا، چنانچہ مفتی احمد یار خان نعیمی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں: خیال رہے کہ قیامت میں کوئی شخص اندھا، کانا، بے پڑھا نہ ہو گا ہر جاہل سے جاہل شخص بھی اس دن سب کچھ پڑھے گا۔[3]

---

1 ... فتاویٰ رضویہ، 253/10

2 ... بہارِ شریعت، 638/1

3 ... مرآۃ المناجیح، 401/7، حدیث: 401



www.dawateislami.net

Go To Index



دوسری جگہ بھی آپ رحمۃ اللہ علیہ نے اس حوالے سے لکھا ہے کہ خیال رہے کہ قیامت میں کوئی اندھا بہرا نہ ہو گا سب کی یہ قوتیں بہت ہی تیز ہوں گی اس لیے یہ شخص جنت کے اندر کی آوازیں دروازے سے سن لے گا: "فَكَشَفْنَا عَنْكَ غِطَآءَكَ فَبَصَرُكَ الْيَوْمَ حَدِيْدٌ" ترجمہ: تو ہم نے تجھ پر سے پردہ اُٹھایا تو آج تیری نگاہ تیز ہے۔[1] ہاں بعض کفار قیامت میں اٹھتے وقت اندھے اُٹھیں گے مگر بعد میں نہ کوئی اندھا رہے گا نہ کانا۔ جیسا کہ قرآن میں وَ مَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِیْ فَاِنَّ لَهٗ مَعِیْشَةً ضَنْكًا وَّ نَحْشُرُهٗ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ اَعْمٰى قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِیْۤ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِیْرًا: ترجمہ: اور جس نے میری یاد سے منہ پھیرا بے شک اس کے لیے تنگ زندگانی ہے اور ہم اسے قیامت کے دن اندھا اٹھائیں گے، کہے گا اے رب میرے مجھے تو نے کیوں اندھا اٹھایا میں تو انکھیارا (دیکھنے والا) تھا۔

**سوال** نابینا افراد کو حافظ کہہ کر پکارنا کیسا؟

**جواب** جب تک کسی نابینا کا حافظِ قرآن ہونا معلوم نہ ہو اسے حافظ قرآن نہیں کہہ سکتے۔ ہاں ہمارے ہاں نابینا یا مذہبی تشخص والے کو احتراماً لوگ "حافظ جی" کہہ دیتے ہیں اس میں حرج نہیں۔

---

1 ... مرآۃ المناجیح، 7/420، حدیث: 420



www.dawateislami.net

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ؕ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ؕ

## نیک نَمازی بننے کے لیے

ہر جُمعرات بعد نَمازِ مغرِب آپ کے یہاں ہونے والے دعوتِ اسلامی کے ہفتہ وار سُنّتوں بھرے اجتماع میں رِضائے الٰہی کے لیے اچّھی اچّھی نیّتوں کے ساتھ ساری رات شرکت فرمایئے ❁ سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے لیے عاشِقانِ رسول کے ساتھ ہر ماہ کم از کم تین دن مَدَنی قافِلے میں سَفَر کیجئے ❁ روزانہ اپنے اَعْمال کا جائزہ لے کر **"نیک اَعْمال"** کا رِسالہ پُر کر کے ہر مہینے کی پہلی تاریخ کو اپنے یہاں کے شعبۂ اِصلاحِ اَعْمال کے ذِمّے دار کو جَمْع کروانے کا معمول بنالیجئے۔

**میرا مَدَنی مَقْصد: "مجھے اپنی اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کرنی ہے۔"** اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکریم۔ اپنی اِصلاح کے لیے رسالہ: نیک اَعْمال کے مُطابِق عمل اور ساری دنیا کے لوگوں کی اِصلاح کی کوشش کے لیے سُنّتیں سیکھنے سکھانے کے **"مَدَنی قافِلوں"** میں سَفَر کرنا ہے، اِنْ شَآءَ اللّٰہُ الْکریم۔

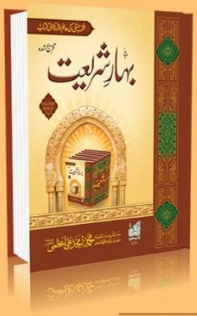


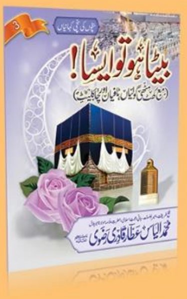


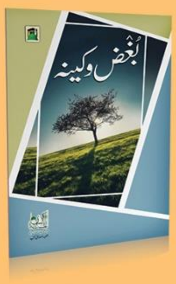



دعوتِ اسلامی کے شب و روز
For More Updates
news.dawateislami.net

فیضانِ مدینہ، محلّہ سوداگران، پرانی سبزی منڈی، بابُ المدینہ (کراچی)
UAN: +92 21 111 25 26 92 Ext: 2650
Web: www.dawateislami.net / Email: ilmia@dawateislami.net